19اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 22 فروری 2016

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات:

1۔ ترقی خواتین   2۔ خوراک

وہاڑی کے ورکنگ وومن ہاسٹل سے متعلقہ تفصیلات

6: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع وہاڑی میں ہاسٹل فار ورکنگ وومن ایک کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے۔ بلڈنگ کا کرایہ کتنا ہے اور کیا حکومت ہاسٹل کی اپنی بلڈنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ب) اس ہوسٹل میں کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں ؟

(ج) ہاسٹل میں سٹاف کی تعداد کتنی ہے ان کے نام، عہدے اور گریڈ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز کیا سٹاف کو مقررہ وقت پر تنخواہیں دی جا رہی ہیں ؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہاسٹل کا سٹاف عارضی بنیادوں پر اپنے فرائض انجام دے رہا ہے اور کب تک ؟

(ہ) کیا حکومت نے سٹاف کی تقرری کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اخبارات کے نام اور تاریخ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 3 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 مئی 2014)

جواب

وزیر ترقی خواتین

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع وہاڑی میں ہاسٹل فار ورکنگ وومن ایک کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے اور اس کا ماہانہ کرایہ 41073 روپے ہے۔ ہاسٹل کی بلڈنگ کی تعمیر کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ب) اس ہاسٹل میں 13 خواتین رہائش پذیر ہیں۔

(ج) ہاسٹل میں سٹاف کی تعداد 10 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے :-

1۔ سعدیہ اسلم	منیجر BS-17
2۔ آسیہ امیر	وارڈن BS-17
3۔ افتخار احمد	جونیئر کلرک BS-11
4۔ مظہر حسین	ڈرائیور BS-04
5۔ زاہدہ پروین	کک BS-01
6۔ شمسہ کنول	کک BS-01
7۔ محمد طاہر	نائب قاصد BS-01
8۔ فیصل محمود	چوکیدار BS-01
9۔ گلزار احمد	چوکیدار BS-01

10۔ فیاض احمد	سوئیپر BS-01

جی ہاں سٹاف کی تنخواہیں متعلقہ اکاؤنٹ آفس سے مقررہ وقت پر ادا کی جارہی ہیں۔

(د) ہاسٹل کے سٹاف کی تقرری حکومت کی پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ کی بنیاد پر عمل میں لائی گئی اس میں مینجر BS-17 کی تقرری پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی گئی ہے جبکہ نان گزٹیڈ سٹاف کی تقرری محکمانہ طور پر کی گئی۔

(ہ) جی ہاں محکمہ نے سٹاف کی تقرری کے لئے مندرجہ ذیل اخبارات میں اشتہارات شائع کروائے تھے:۔

1۔ روزنامہ جنگ لاہور، تاریخ 13 اپریل 2014

2۔ روزنامہ ڈان تاریخ 14 اپریل 2014

3۔ "درخواستوں کی وصولی کی تاریخ میں توسیع"

روزنامہ جنگ مورخہ 14 جون 2014

اور گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق تقرریاں عمل میں آچکی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2016)

ضلع گجرات: گندم کے خریداری مراکز اور متعلقہ دیگر تفصیلات

496: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں گندم کی سرکاری سطح پر خریداری کے کتنے مراکز قائم کئے گئے؟

(ب) ان مراکز میں 2014 میں کتنی گندم خریدنے کا ہدف مقرر کیا گیا نیز پچھلے سال کتنی گندم کس ریٹ پر خریدی گئی تھی؟

(ج) ان مراکز پر تعینات افسران و عملہ کی تعداد عہدہ وائز بتائی جائے؟

(د) ان مراکز میں سال 2011 میں کتنی گندم خراب ہوئی اور اس وقت کتنی گندم سٹاک میں موجود ہے، اس کا کل وزن اور مالیت بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع گجرات میں گندم کی سرکاری سطح پر خریداری کے لئے پانچ مراکز قائم کئے گئے تھے۔

1۔ گجرات پی آر سنٹر

2۔ منگوال (عارضی مرکز خریداری گندم)

3۔ جلالپور جٹاں (عارضی مرکز خریداری گندم)

4۔ لالہ موسیٰ پی آر سنٹر

5۔ ڈنگہ (عارضی مرکز خریداری گندم)

(ب) ضلع گجرات میں سال 2014 میں گندم خرید اور نرخ حسب ذیل تھے:۔

نمبر شمار	نام سنٹر	ہدف م ٹن	خرید گندم م ٹن	نرخ مقرر 2014 فی 40 کلو گرام
1	گجرات	2000	2200	قیمت گندم فی 40 کلو گرام -/1200
2	لالہ موسیٰ	3600	3643.8	قیمت گندم فی 100 کلو گرام -/3000
3	منگووال	6400	6413.4	ڈیلوری چارجز 7.50 فی 100 کلو گرام بوری
4	ڈنگہ	5200	4866.7	کل فی 100 کلو بوری قیمت 3007.50
5	جلالپور جٹاں	2800	2800	
	میزان	20000	19923.900	

(ج) ان مراکز پر تعینات افسران عملہ کی عہدہ وائز تعداد 10 ہے۔ جن میں AFC-1، 6 FGI اور 3 FGS

1	گجرات (2 عدد)	غلام نبی، فوڈ گرین انسپکٹر جواد الحسن، فوڈ گرین انسپکٹر
2	لالہ موسیٰ (2 عدد)	وسیم عباس، فوڈ گرین انسپکٹر خرم نثار، فوڈ سپر وائزر
3	منگووال (2 عدد)	محمد ارشد، فوڈ گرین انسپکٹر محمد شفیق، فوڈ گرین انسپکٹر
4	ڈنگہ (2 عدد)	آفتاب جمیل بٹ، اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر فیصل شہزاد، فوڈ گرین سپر وائزر
5	جلالپور جٹاں (2 عدد) (میزان 10 عدد)	شہباز احمد، فوڈ گرین انسپکٹر محمد عثمان امین، فوڈ سپر وائزر

(د) سال 2011 میں ان مراکز پر کوئی گندم خراب نہ ہوئی تھی اور اس وقت ان مراکز پر کل 53639 بوری مورخہ 27-03-2015 تک گندم موجود ہے۔ جس کا وزن 5363.90 میٹرک ٹن ہے اور اس کی مالیت بحساب -/1280 روپے فی 40 کلو گرام 17,16,44,800 روپے بنتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2015)

بہاولنگر: ترقی خواتین کے دفتر میں متعلقہ تفصیلات

880: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا ترقی خواتین کا کوئی دفتر ضلع بہاولنگر میں کام کر رہا ہے اس دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) پچھلے دو سالوں میں ترقی خواتین پر کتنے اخراجات ہوئے۔

(تاریخ وصولی 12 مئی 2015 تاریخ ترسیل یکم جولائی 2015)

جواب

وزیر ترقی خواتین

(الف) ترقی خواتین (Women Development) کا کوئی دفتر اس وقت ضلع بہاولنگر میں موجود نہ ہے جو بالخصوص عورتوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے اپنے فرائض انجام دیتا ہو اور نہ ہی ترقی خواتین کے محکمہ کے کوئی ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں ترقی خواتین (Women Development) کا دفتر موجود نہ ہونے کی وجہ سے خواتین کی ترقی پر خرچ ہونے والی رقم کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 دسمبر 2015)

ضلع گجرات: گندم کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

497: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع گجرات میں گندم سٹور کرنے کے کل کتنے گودام کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ان میں کتنے محکمہ کی ملکیت ہیں اور کتنے کرایہ پر ہیں؟

(ج) 2012 اور 2013 میں گندم سٹور کرنے کا اس ضلع گجرات میں کتنا ہدف مقرر تھا؟

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع گجرات میں موجود گوداموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1	گجرات	8 عدد گودام جن کی سٹوریج کیپسٹی 500 میٹرک ٹن فی گودام ہے۔ کل 4000 میٹرک ٹن ہے۔ جو نزد ریلوے لائن محلہ فیض آباد گجرات پر واقع ہے۔
2	گجرات	3 عدد گودام جن کی سٹوریج کیپسٹی 500 میٹرک ٹن فی گودام ہے۔ کل 1500

			میٹرک ٹن ہے جو سروس روڈ گجرات پر واقع ہے۔
3	لالہ موسیٰ		5عدد گودام جن کی سٹوریج کیپسٹی500 میٹرک ٹن گودام ہے۔ کل2500 میٹرک ٹن ہے جو نزد دھامہ گاؤں لالہ موسیٰ پر واقع ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ کے زیر استعمال کل16 عدد گودام ہیں۔ جن میں13 عدد گودام محکمہ کی ملکیتی اور3 عدد ضلع کونسل کی ملکیت میں ہیں۔ جن کا کرایہ محکمہ خوراک ادا کرتا ہے۔

(ج)1) ضلع گجرات میں دوران سال2012 خرید گندم کا ہدف25000.000 میٹرک ٹن اور ضلع منڈی بہاؤالدین سے 7500.000 میٹرک ٹن گندم وصول کر کے کل32500.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا ہدف مقرر تھا۔

2) دوران سال2013 خرید گندم کا ہدف28000.000 میٹرک ٹن اور ضلع منڈی بہاؤالدین سے16000.000 میٹرک ٹن گندم وصول کر کے کل44000.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا ہدف مقرر تھا۔

(تاریخ وصولی جواب28 مئی2015)

حلقہ پی پی102 میں گندم کے گودام سے متعلقہ تفصیلات

619:چودھری رفاقت حسین گجر،ایڈووکیٹ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی102 گوجرانوالہ میں کل کتنے گندم کے گودام ہیں، کتنے پختہ عمارات میں ہیں اور کتنے بغیر عمارات کے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی102 میں محکمہ خوراک کا ملکیتی کوئی گودام نہیں ہے جس کی وجہ سے ہر سال کسان اپنی گندم کی فروخت کے لئے خوار ہوتے ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں نئے سرکاری گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی13 فروری2015 تاریخ ترسیل23 اپریل2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) حلقہ پی پی102 میں گندم کے سرکاری گودام نہ ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی102 میں محکمہ خوراک کا کوئی ملکیتی گودام نہ ہے، تاہم کسانوں کی سہولت کے لئے ہر سال عارضی گودام (مرکز خرید) کوٹ لدھا میں بنایا جاتا ہے۔ جس کا ٹارگٹ بھی12000 میٹرک ٹن ہوتا ہے اور کسان اپنی ضرورت سے وافر مقدار گندم اس سنٹر پر فروخت کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب10 جون2015)

سرگودھا: غیر معیاری تیل و گھی کی تیاری اور حکومتی اقدامات

855: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیایہ درست ہے کہ سرگودھا شہر اوراس کے گردونواح میں چھوٹے بڑے ہوٹلوں میں غیر معیاری تیل اور گھی کا استعمال عام ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ سرگودھااوراس کے گردونواح میں موجود فیکٹریاں غیر معیاری تیل اور گھی تیار کر رہی ہیں۔

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فیکٹریوں کے خلاف جو غیر معیاری تیل اور گھی تیار کر کے سپلائی کرتی ہیں، کارروائی کاارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں۔

(تاریخ وصولی 24 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 17 جون 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 (Punjab Food Authority Act, 2011) کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔ ضلع لاہور میں مختلف ہوٹلز، ریسٹورنٹس، بیکری، فیکٹری اور دیگر اشیاء خوردونوش کی فروخت کرنے والوں کو بلاامتیاز چیک کر رہی ہے اور صاف ستھری خوراک کے حصول کے لیے سخت کارروائی عمل میں لائے ہوئے ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اگست 2015)

سیالکوٹ: تحصیل ڈسکہ میں مراکز خرید گندم سے متعلقہ تفصیلات

1153: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل ڈسکہ میں خریداری مراکز گندم کہاں کہاں واقع ہیں اوران مراکز میں کتنی کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے؟

(ب) تحصیل ڈسکہ میں 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی گندم خرید کی گئی اور کیایہ سرکاری مراکز میں رکھی گئی یا پرائیویٹ مرکز میں رکھی گئی؟

(ج) 14-2013 میں ڈسکہ میں خریدی گئی تمام گندم فلور ملز کو دے دی گئی یا مرکز میں ہی پڑی رہی؟

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 20 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) تحصیل ڈسکہ میں 2 عدد سرکاری مراکز ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

1	ڈسکہ	9000.000 میٹرک ٹن
2	سرانوالی	7000.000 میٹرک ٹن

(ب) خریداری گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سکیم	سنٹر	ذخیرہ گندم میٹرک ٹن	ذخیرہ گندم میٹرک ٹن	ذخیرہ گندم میٹرک ٹن
1	2012-13	ڈسکہ	8098.50	0	8098.50
2	۔ایضاً۔	سرانوالی	6855.20	0	6855.20
		میزان	14953.70	0	14953.70
1	2013-14	ڈسکہ	8323.50	3926.80	12240.30
2	۔ایضاً۔	سرانوالی	4863.00	6461.80	11424.80
		میزان	13186.50	10478.60	23665.10

(ج) 2013-14 میں تحصیل ڈسکہ میں خریدی گئی تمام گندم فلور ملز کو جاری کر دی گئی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 15 جنوری 2016)

صوبہ بھر میں سٹور شدہ گندم سے متعلقہ تفصیلات

1188: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت کتنی گندم گوداموں میں سٹور پڑی ہے، تفصیل سال وائز اور ضلع وار فراہم کریں؟

(ب) کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے کب سے پڑی ہوئی ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) حکومت نے سال 2012، 2013 اور 2014 کے دوران کتنی گندم برآمد کی اور کتنی درآمد کی، حکومت کی گندم برآمد، درآمد کی پالیسی کیا ہے، ان سالوں کے دوران گندم کی برآمد اور درآمد پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(تاریخ وصولی 9 نومبر 2015 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) مورخہ 2016-01-10 تک صوبہ میں ذخیرہ شدہ گندم کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مورخہ 10-01-2016 تک 1732311 میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے گنجیوں کی شکل میں پڑی ہے جس کو مناسب اونچائی والے پلنتھوں پر ذخیرہ کیا گیا ہے اور ترپالوں کے ذریعے ڈھانپا ہوا ہے اور باقاعدگی کے ساتھ حفاظتی اقدامات اور نگرانی کی جارہی ہے۔ گنجیوں میں ذخیرہ شدہ گندم کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے سال 2012، 2013 اور 2014 میں کوئی گندم درآمد نہ کی۔ اسی طرح سال 2013 اور 2014 کے دوران کوئی گندم برآمد نہ کی گئی ہے۔ صرف سال 2012 کے دوران وفاقی گورنمنٹ کی اجازت سے پرائیویٹ برآمد کنندگان نے 50476 ٹن گندم برآمد کی۔ تاہم گندم کی برآمد ودرآمد وفاقی حکومت کی اجازت سے ہوتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 25 جنوری 2016)</u>

لاہور	رائے ممتاز حسین بابر
مورخہ 20 فروری 2016	سیکرٹری

19واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 22 فروری 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ ترقی خواتین 2۔ خوراک

لاہور: ترقی خواتین کے دفاترز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2813: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ترقی خواتین کے کتنے دفاترز لاہور میں کس کس علاقہ میں قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم خواتین کی ترقی کے لیے خرچ کی گئی، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) 14۔2013 کے دوران کتنی رقم لاہور کو ترقی خواتین کے لئے دی گئی ہے اور اس رقم سے کون کون سے کام سر انجام دیئے جا رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 3 دسمبر 2013)

جواب

وزیر ترقی خواتین

(الف) ضلع لاہور میں ورکنگ وومن ہاسٹل کی تعداد چار ہے اور ان کے ایڈریس مندرجہ ذیل ہیں:۔

i. ورکنگ وومن ہاسٹل M-12 ماڈل ٹاؤن لاہور

ii. ورکنگ وومن ہاسٹل، 46 سوک سنٹر مون مارکیٹ گلشن راوی، لاہور

iii. ورکنگ وومن ہاسٹل، C/2-598 ٹاؤن شپ، لاہور

iv. ورکنگ وومن ہاسٹل، کچا لارنس روڈ نزد جناح پارک، لاہور

(ب) سال 12-2011 میں ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ سوشل ویلفیئر کے زیر سایہ کام کر رہا تھا اور مارچ 2012 میں محکمہ ترقی خواتین قائم ہوا۔ لہذا سال 12-2011 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی۔

سال2012-13 میں43.5ملین خواتین کی ترقی کے لیے خرچ کئے گئے۔اس ضمن میں ہاسٹلز میں عدم دستیاب سہولیات فراہم کی گئیں۔

(ج)2013-14 میں11.4ملین رقم خواتین کی ترقی کے لیے دی گئی جو کہ ریگولر بجٹ کے علاوہ عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی کی مد میں خرچ کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب19فروری2016)

صوبہ کے برف خانوں میں گندے پانی سے بننے والی برف ودیگر تفصیلات

*3039: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب بھر میں برف بنانے والے کارخانے برف بنانے کے لئے جو پانی استعمال کرتے ہیں اس کا نہ کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے اور نہ ہی پینے کے قابل ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ جب بڑے بڑے ہوٹلوں میں جوس Serve کیا جاتا ہے جوس تو تازہ اور صاف ہوتا ہے لیکن جو برف استعمال ہوتی ہے وہ گندے پانی سے بنی ہوتی ہے اس کا واضح Colour نظر آرہا ہوتا ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس گھناونے اور انسان دشمن کاروبار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی23اکتوبر2013تاریخ ترسیل2جنوری2014)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2جولائی2012کو فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 (Punjab Food Authority Act,2011)کے تحت وجود میں آئی تاکہ لوگوں کے لیے صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔فی الوقت پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف ضلع لاہور میں کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔یہ بات درست نہ ہے کہ ضلع لاہور میں برف بنانے والے

کارخانوں میں استعمال ہونے والے پانی کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نہ ہے۔ ضلع لاہور کے نو(9)ٹاؤنز میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں اس سلسلہ میں اپنا کردار بڑی مستعدی سے ادا کر رہی ہیں۔
2 جولائی 2012 سے لیکر اب تک ضلع لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیموں کی جانب سے ناقص صفائی اور گندے پانی کے استعمال کی وجہ سے بیس(20) برف کے کارخانوں کو سیل(Seal) کیا گیا تاکہ لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔اس سلسلہ میں ٹاؤن وائز رپورٹ منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) مندرجہ بالا پیراگراف میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ ضلع لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمیں خوراک کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اپنا کردار بلا امتیاز ادا کر رہی ہیں اور ناقص، ملاوٹ شدہ، انسانی صحت کے منافی خوراک بنانے والے افراد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔
(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام ٹاؤنز میں، ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لیے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم جاری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جارہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ محترم جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے پنجاب کے مزید اضلاع فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان اور گوجرانوالہ میں بھی کام کرنے کی اجازت دے دی ہے جس سلسلہ میں مذکورہ بالا اضلاع میں بھی جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 مارچ 2014)</u>

<u>ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ ویمن ہاسٹل سے متعلقہ تفصیل</u>

*6070: <u>جناب امجد علی جاوید</u>: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کے وہ کون کونسے اضلاع ہیں جن میں ورکنگ ویمن ہاسٹل موجود نہیں ہیں؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وفاقی وزارت ترقی خواتین کی مدد سے ورکنگ ویمن ہاسٹل کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس بلڈنگ میں سال 2001 سے محکمہ تعلیم اور لٹریسی کے دفاتر کام کر رہے ہیں، کیا محکمہ یہ بلڈنگ خالی کروانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(د) کیا محکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ورکنگ ویمن ہاسٹل قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 18 فروری 2015 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2015)

جواب

وزیر ترقی خواتین

(الف) محکمہ ترقی خواتین کے زیر سایہ صوبہ پنجاب میں 16 ہاسٹلز قائم کئے گئے۔ جن کی تفصیل یہ ہے:۔

04 لاہور، 02 راولپنڈی ایک ایک گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان، وہاڑی، مظفر گڑھ، رحیم یار خان اور ساہیوال میں قائم کئے۔ اس کے علاوہ صوبہ پنجاب میں محکمہ کا کوئی ہاسٹل موجود نہیں۔

(ب) محکمہ ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی ہاسٹل نہ ہے۔

(ج) ۔ایضا۔

(د) فی الوقت محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ وومن ہاسٹل قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 فروری 2016)</u>

<u>پنجاب میں قائم شوگر ملز، مالکان اور ادائیگی سے متعلقہ تفصیل</u>

<u>*6966:ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں اس وقت کل کتنی شوگر ملیں ہیں اور ان کے مالک کون کون ہیں؟

(ب) ہر مل کے ذمہ گنے کی قیمت کی ادائیگی کی مد میں کتنی رقم بقایا ہے، سال وائز علیحدہ علیحدہ ہر مل کے حوالے سے جواب دیں؟

(ج) کسانوں کی حق رسی کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 اگست 2015 تاریخ ترسیل 20 اگست 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب میں اس وقت 47 شوگر ملز ہیں جن میں سے 43 شوگر ملیں چالو ہیں شوگر مل مالکان کے ناموں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کرشنگ سیزن 14-2013 میں پنجاب کی 44 چالو شوگر ملوں نے مبلغ 143.75 ارب روپے کا گنا خرید کیا جس میں سے مبلغ 143.59 ارب روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جو کہ تمام رقم کا 99.89 فیصد بنتی ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ 16 کروڑ روپے ہے مل وائز تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کرشنگ سیزن 15-2014 میں پنجاب کی 43 چالو شوگر ملوں نے مبلغ 133.982 ارب روپے کا گنا خرید کیا جس میں سے مبلغ 130.273 ارب روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جو کہ تمام رقم کا 97.23 فیصد بنتی ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ 3.709 ارب روپے ہے مل وائز تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادائیگی فیصد کے حساب سے وہ ملیں جن کی ادائیگی فیصد سب سے کم تھی ان شوگر ملوں کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی شق نمبر (2)6 اور 21 کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے گنے کے کاشتکاروں کی بقایا ادائیگی بذریعہ Arrears of Land Revenue کے تحت کروانے کے لیے کین کمشنر کے احکامات مورخہ 2015-08-25 کے مطابق (د، ر، س، ش) متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز / ایڈیشنل کین کمشنرز جھنگ، فیصل آباد، اور قصور نے قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہوئے میسرز شکر گنج-I، شکر گنج-II، جھنگ، حسین فیصل آباد اور برادرز قصور کو سیل کر دیا ہے اور مل کی قرقی کرنے کے بعد کاشتکاروں کی 100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے قانونی کارروائی جاری ہے۔

باقی نادہندہ 14 شوگر ملوں کو آخری موقع برائے 100 فیصد ادائیگی مورخہ 2015-09-10 دیا گیا ہے جس کے بعد Arrears of Land Revenue کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنایا جائے گا

مزید برآں سال 14-2013 میں مندرجہ ذیل شوگر ملوں کے ذمے مبلغ۔/
15,90,00,000 (پندرہ کروڑ نوے لاکھ) روپے واجب الادا ہیں۔ان شوگر ملوں کو سیل کر دیا گیا تھا اور قرقی کرنے کے بعد کاشتکاروں کو 100 فیصد ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے کارروائی جاری ہے

1۔ حسیب وقاص، ننکانہ صاحب

2۔ کالونی۔II، خانیوال

3۔ عبداللہ۔II، سرگودھا

4۔ چشتیاں، سرگودھا

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2015)

فیصل آباد: شوگر سیس کی مد میں موصول ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*7036: میاں طاہر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد کی شوگر ملز سے سال 2013، 2014 اور 2015 کے دوران شوگر سیس کی مد میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) ان ملوں کے ذمہ کتنا شوگر سیس ان سالوں کا بنتا ہے، تفصیل مل وائز بتائیں، ان سے کتنا موصول ہوا، کتنا بقایا ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا شوگر سیس کس کس منصوبہ پر خرچ کیا گیا، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2015 تاریخ ترسیل 19 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع فیصل آباد کی شوگر ملز سے سال 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 میں سیس کی مد میں مبلغ -/42,10,95,359 روپے موصول ہوئے جمع شدہ رقم کی مل وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	شوگر مل	ٹوٹل
1	چنار	8,89,64,352 روپے
2	ہنزہ۔I	8,91,92,283 روپے
3	حسین	8,40,38,163 روپے
4	رسول نواز	6,17,69,538 روپے
5	تاندلیانوالہ۔I	9,71,31,023 روپے
	ٹوٹل	42,10,95,359 روپے

(ب) سال 13-2012 میں مبلغ -/11,68,86,963 روپے سال 14-2013 میں مبلغ -/12,03,89,886 روپے اور سال 15-2014 میں مبلغ -/18,38,18,510 (ٹوٹل 42,10,95,359) روپے سیس موصول ہوا اور ان ملوں کے ذمہ ان سالوں کا کوئی سیس بقایا نہ ہے مل وائز اور سال وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شوگر سیس منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 جنوری 2016)

گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7051: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا گوجرانوالہ میں اجراء کب کیا گیا اور اس کا دفتر کہاں پر واقع ہے، یہ اتھارٹی کن افراد پر مشتمل ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے کھانے، پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے اور مضر صحت اشیاء کی فروخت روکنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے گوجرانوالہ میں آغاز سے آج تک کھانے، پینے کی اشیاء میں ملاوٹ چیک کرنے اور مضر صحت اشیاء کی فروخت روکنے کے لیے کتنے چھاپے کن جگہوں پر مارے، اس دوران کون کون سے لوگ ملاوٹ کرنے اور مضر صحت اشیاء فروخت کرنے میں ملوث پائے گئے اور ان کی خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 2 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 20 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 (Punjab Food Authority Act,2011) کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے۔ پوچھے گئے سوال کے مطابق یہ امر قابل ذکر ہے کہ فی الحال پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار ضلع گوجرانوالہ میں نہ ہے اور نہ ہی وہاں کوئی دفتر معرض وجود میں آیا ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے اور ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار نہ ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب پیور فوڈ ترمیمی آرڈیننس 2015 کے تحت ڈویژن کی سطح پر ٹاسک فورس Task Force کام کر رہی ہے اور ضلع کی سطح پر Implementation Committee ناقص خوراک کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ جس کی تمام تر کارروائی کی رپورٹس روزانہ کی بنیاد پر PITB کے ڈیش بورڈ پر بھجوائی جاتی ہیں۔ ضلع گوجرانوالہ میں ضلعی

انتظامیہ کی سر براہی میں ڈسٹرکٹ فوڈ کمیٹی ملاوٹ شدہ اور مضر صحت اشیاء کی فروخت کرنے والوں کے

خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے اور ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 فروری 2016)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: فلور ملز اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*7063: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل کتنی فلور ملز ہیں؟

(ب) ان فلور ملز کو سال 15-2014 میں کتنی گندم فراہم کی گئی، تفصیل مل وائز فراہم کریں؟

(ج) کیا کسی فلور مل کو کوٹہ سے زائد گندم دی گئی، اگر دی گئی تو ان فلور ملز کے نام اور دی جانے والی گندم کی تفصیلات مل وائز فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 2 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 15-2014 میں 16 فلور ملز تھیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 15-2014 میں 25525.500 میٹرک ٹن گندم فلور ملز کو فروخت کی گئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں کسی فلور ملز کو کوٹہ سے زائد گندم نہ جاری کی گئی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2016)

ساہیوال: گوداموں کی تعداد بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*7141: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کی 02 تحصیلوں میں گوداموں کی تعداد 74 ہے جن میں 76500 میٹرک ٹن گندم سٹور کی جاتی ہے جو ضلع کی گندم کی مجموعی پیداوار سے کم ہے کیا حکومت ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ب) کیا ضلع ساہیوال میں گندم خرید سکیم 15-2014 کیلئے مقررہ کردہ رقم کافی تھی جبکہ خرید کا مقررہ کردہ ٹارگٹ زیادہ تھا یہ رقم فی من کس حساب سے گندم خرید کے لئے رکھی گئی؟

(ج) کیا 15-2014 میں گندم کی خریداری کے لئے فراہم کئے گئے جیوٹ 100 کلو گرام جن کی تعداد 354735 تھی یہ کس ریٹ سے خرید کیے گئے اور ان کو کس طریقہ سے تقسیم کیا گیا اور پی پی تھیلے جن کی تعداد 2913051 (50 کلو گرام) وہ کس حساب سے خرید کئے گئے اور ان کی تقسیم کا کیا طریقہ کار تھا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 2 نومبر 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع ساہیوال کی دونوں تحصیلوں میں گوداموں کی تعداد 74 ہے جس میں ذخیرہ گندم کی معیاری گنجائش 76500 اور آپریشنل گنجائش 114750 میٹرک ٹن بنتی ہے مستقبل قریب میں پورے پنجاب میں استعداد ذخیرہ کاری میں مناسب اضافہ حکومت کے زیر غور ہے۔

(ب) سکیم 15-2014 کیلئے مختص کی گئی رقم مقررہ کردہ ٹارگٹ کیلئے کافی تھی جبکہ گندم۔/1200 روپے فی من کے حساب سے خرید کی گئی تھی۔

(ج) سکیم 15-2014 میں گندم کی خریداری کیلئے فراہم کردہ جیوٹ بیگ (100 کلو گرام) کا مقررہ کردہ سرکاری ریٹ مبلغ 133.878 جبکہ پی پی بیگ (50 کلو گرام) کا سرکاری ریٹ مبلغ 37.05 تھا۔ دوران سکیم باردانہ کی تقسیم تعینات کردہ عملہ محکمہ ریونیو کے ذریعہ فی ایکڑ 8 جیوٹ بیگ اور 16 پی پی بیگ کے حساب سے ہوئی تھی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 فروری 2016)</u>

نارووال: فوڈ کے زیرانتظام گودام سے متعلقہ تفصیلات

*7159: جناب منان خاں: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ فوڈ کے زیرانتظام کتنے گودام ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں۔ تفصیلات بتائیں؟

(ب) محکمہ کے سرکاری گودام کتنے ہیں اور کتنے گودام کرایہ پر ہیں؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ ضلع نارووال کی تحصیل شکر گڑھ کے قصبہ کوٹ نیناں میں ضلع نارووال بننے سے پہلے سے ایک مرکز خریداری گندم تھا جو پچھلے سالوں سے غیر فعال کر دیا گیا ہے کیا گورنمنٹ اس مرکز خریداری گندم کو فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 2 نومبر 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ فوڈ کے زیرانتظام درج ذیل گودام ہیں۔

نمبر شمار	نام گودام	ایڈریس
1	پی آر سنٹر، نارووال	مانک روڈ، نارووال
2	پی آر سنٹر، شکر گڑھ	نزد ریلوے اسٹیشن، شکر گڑھ
3	کمبوہ رائس ملز	نیو لاہور روڈ، دھلم
4	یوسف گل گودام	نیو لاہور روڈ، مندراں والہ
5	خاں رائس ملز	مریدکے روڈ، نزد سہارا ہسپتال
6	روحیل گودام	ظفروال روڈ، نارووال
7	موسیٰ الٰہی گودام	پسرور روڈ، نارووال
8	عائشہ گودام	مریدکے روڈ، نزد کرن گھی ملز
9	علی حسن رائس ملز	پسرور روڈ، نارووال

10	شمعون خاں گودام	نزد فروٹ منڈی، نارووال
11	کھوکھر رائس ملز	مریدکے روڈ، نارووال
12	اشفاق رائس ملز	شکر گڑھ روڈ، بجنا سٹاف
13	اعجاز بھٹہ گودام	شکر گڑھ روڈ، نزد پولیس لائن
14	یعقوب رائس ملز	ظفروال روڈ، پٹیاں
15	گوہر رائس ملز	ظفروال روڈ، اگووالہ
16	عارف گودام	ظفروال روڈ، سوئیاں
17	صادق گودام	ظفروال روڈ، اگووالہ
18	اکبر علی گودام	ظفروال روڈ، دھباوالہ
19	وقاص کولڈ سٹور	نزد المنیر فلور ملز، ظفروال
20	ملک عزیز گودام	نونار
21	منور رائس ملز	درمان روڈ، براڑاہ
22	اسرار احمد خاں گودام	شکر گڑھ روڈ، کوٹلہ افغانہ
23	تنویر گودام	بدووال موڑ، شکر گڑھ
24	امجد خاں گودام	بدووال موڑ، شکر گڑھ

(ب) محکمہ کے سرکاری / کرایہ پر حاصل کردہ گوداموں کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

سرکاری گودام 2 عدد

1	پی آر سنٹر، نارووال	مانک روڈ، نارووال
2	پی آر سنٹر، شکر گڑھ	نزد ریلوے اسٹیشن، شکر گڑھ

پرائیویٹ / کرایہ پر حاصل کردہ گودام 22 عدد

1	کمبوہ رائس ملز	نیو لاہور روڈ، دھلم

2	یوسف گل گودام	نیو لاہور روڈ، مندراں والہ
3	خاں رائس ملز	مریدکے روڈ، نزد سہارا ہسپتال
4	روحیل گودام	ظفروال روڈ، نارووال
5	موسیٰ الٰہی گودام	پسرور روڈ، نارووال
6	عائشہ گودام	مریدکے روڈ، نزد کرن گھی ملز
7	علی حسن رائس ملز	پسرور روڈ، نارووال
8	شمعون خاں گودام	نزد فروٹ منڈی، نارووال
9	کھوکھر رائس ملز	مریدکے روڈ، نارووال
10	اشفاق رائس ملز	شکر گڑھ روڈ، بجنا سٹاف
11	اعجاز بھٹہ گودام	شکر گڑھ روڈ، نزد پولیس لائن
12	یعقوب رائس ملز	ظفروال روڈ، پٹیاں
13	گوہر رائس ملز	ظفروال روڈ، اگووالہ
14	عارف گودام	ظفروال روڈ، سوئیاں
15	صادق گودام	ظفروال روڈ، اگووالہ
16	اکبر علی گودام	ظفروال روڈ، دھباوالہ
17	وقاص کولڈ سٹور	نزد المنیر فلور ملز، ظفروال
18	ملک عزیز گودام	نونار
19	منور رائس ملز	درمان روڈ، براڑاہ
20	اسرار احمد خاں گودام	شکر گڑھ روڈ، کوٹلہ افغانہ
21	تنویر گودام	بدووال موڑ، شکر گڑھ
22	امجد خاں گودام	بدووال موڑ، شکر گڑھ

(ج)قصبہ کوٹ نیناں میں مرکز خریداری گندم قائم تھا مگر بہت زیادہ سیکورٹی خدشات کے پیش نظر گورنمنٹ نے اس سنٹر کو غیر فعال کر دیا اور اس کے Catchment Area کو تحصیل شکر گڑھ کے دو حصوں میں تقسیم کر کے اس کے متبادل منڈی خیل سنٹر کھولا گیا۔ جہاں پرائیویٹ گودام بھی ہے اور کسی قسم کے سیکورٹی خدشات بھی نہ ہیں۔ محکمہ خوراک اس سنٹر کو فعال کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 فروری 2016)

گوجرانوالہ، لاہور اور راولپنڈی ڈویژن میں گندم سٹور کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7163: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن، لاہور ڈویژن اور راولپنڈی ڈویژن میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام کہاں کہاں واقع ہیں اور ان گوداموں میں کتنی گندم اس وقت سٹور ہے اور کتنی گندم مزید سٹور کرنے کی گنجائش ہے؟

(ب) ان ڈویژنز میں ضرورت سے زائد کتنی گندم پڑی ہے، اس کی تفصیل فراہم کرے؟

(ج) ان ڈویژنز میں ملوں کو گندم کس پالیسی اور Criterea کے تحت فروخت کی جاتی ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 19 اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2015)

جواب

وزیر خوراک

(الف)

نمبر شمار	نام ڈویژن	تعداد	ذخیرہ کردہ گندم کی مقدار (میٹرک ٹن)	گنجائش ذخیرہ گندم (میٹرک ٹن)
1	لاہور	256	244991.142	253932.500
2	گوجرانوالہ	180	126892.417	75222.177

3	راولپنڈی	21	138125.324	122146.476

باقی تفصیلات علی الترتیب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن کی تمام فلور ملز بحساب 35 بوری فی رولر باڈی 15 اپریل 2016 تک گندم اٹھائیں تو ڈویژن ہذا میں ضرورت سے زائد گندم نہ ہے۔ جبکہ لاہور اور راولپنڈی ڈویژنز میں ضرورت سے زائد گندم موجود نہ ہے۔ بلکہ آٹا کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دیگر اضلاع سے گندم منگوانا پڑتی ہے۔ یہ ایک مسلسل عمل ہے جو سال بھر جاری رہتا ہے۔

(ج) ان ڈویژنز میں فلور ملز کو حکومت پنجاب کی جاری کردہ پالیسی برائے اجراء گندم کے تحت فی رولر باڈیز کے حساب سے مختص کردہ کوٹہ کے مطابق گندم جاری کی جاتی ہے۔ اس وقت لاہور میں 40 جبکہ گوجرانوالہ اور راولپنڈی ڈویژنز میں 35 بوری فی باڈی کے حساب سے گندم جاری کی جارہی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 فروری 2016)</u>

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

20 فروری 2016ء — سیکرٹری